حقیقت ہے کہ متقدم سیرت نگاروں کے پیش نظر موضوع کا الگ الگ مطالعہ نہیں تھا بلکہ وہ سوانح نگاری کی طرز پر سیرت کے پہلوؤں کو واضح کرتے رہے۔(ارشاد الرحمٰن)

تاریخ ادبِ عربی، دورِ جاہلیّت سے دورِ حاضر تک، پروفیسر ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی۔ ناشر: قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ صفحات: ۵۱۷۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

ممتاز ماہر لسانیات، پروفیسر ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی جامعہ کراچی سے نصف صدی کے عرصے کی وابستگی کے بعد اب تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ ان کی تازہ تصنیف تاریخ ادب عربی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ عربی ادب کی تاریخ کسی بھی زبان کی تاریخ کی طرح، ایک بحر ناپیدا کنار ہے، جسے پانچ چھے سو صفحات میں سمیٹا نہیں جاسکتا۔ بنیادی طور پر مصنف نے یہ کتاب عربی ادب کے طلبہ کے استفادے کے لیے لکھی ہے جس کا مقصد عربی ادب کے متنوع موضوعات سے طلبہ کو روشناس کرانا ہے۔ بقول مصنف: ''برعظیم پاک و ہند میں تاریخ ادبِ عربی پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ حالانکہ سبع معلقات، متبنی، مقاماتِ حریری، درس نظامی میں پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ جدید دانش گاہوں اور جامعات میں بھی عربی ادب پڑھایا جاتا ہے مگر اس پر مواد شاذ و نادر دستیاب رہا۔ عبدالرحمٰن طاہر سورتی کی کتاب تاریخ ادبِ عربی، احمد حسن زیات کی کتاب تاریخ آداب للغة العربیة کا اُردو ترجمہ ہے جو ۱۹۶۵ء کا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی کی کتاب عربی ادب کی تاریخ ۱۹۷۸ء میں چھپی۔ ان دونوں کتابوں سے پہلے ڈاکٹر زبید احمد نے اپنی کتاب ادب العرب ۱۹۲۶ء میں لکھی جو ایک مفید کتاب ہے لیکن انھوں نے اپنی کتاب میں عربی اشعار اور عربی نثر پاروں کے اُردو تراجم نہیں دیے اور نہ اعراب لگائے، جب کہ مَیں نے اپنی اس کتاب میں عربی اشعار اور عربی نثر پاروں کے اُردو تراجم و معانی دیے ہیں جو مَیں نے خود کیے ہیں اور اشعار پر اعراب بھی لگائے ہیں''۔(ص ۲۶-۲۷)

ڈاکٹر صاحب اس گراں قدر علمی خدمت پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ تاہم طلبہ کے استفادے کے نقطۂ نظر سے عبدالرحمٰن طاہر سورتی کی تاریخ ادب عربی کی جو اگرچہ احمد حسن الزیات کی کتاب تاریخ آداب اللغة کا ترجمہ ہی سہی، افادیت اور اہمیّت کم نہیں ہوتی۔ سورتی صاحب نے بھی عربی اشعار اور نثر پاروں کے خوب صورت تراجم پیش کیے ہیں جس کی وجہ سے وہ آج بھی